جعلی خواب نامہ

یحییٰ بن معین اور امام مسلم نیشاپوری نے حدیث جمع کرنے کے حوالے سے سینکڑوں حوریں حاصل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین

امام بخاری

امام مسلم

امام شافعی

کے من گھڑت اور مزاحیہ خواب

ابو حیان سعید

جرح و تعدیل کے امام یحییٰ بن معین نے دس لاکھ روایتیں لکھیں لیکن صرف 300 حوریں موصول ہوئیں۔ دیکھیں صفحہ نمبر 113، بوستان المحدثین از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

آئیے جانتے ہیں کہ 1300 سال سے زائد عرصے سے مسلم دنیا میں کیا ہوتا رہا ہے۔

قرآن دشمنی میں ایرانی مجوسی اور ان کے رافضی ایجنٹوں نے لاکھوں جعلی اور من گھڑت احادیث ایجاد کیں انہوں نے 4 درجن سے زائد فضول ردی العلوم بھی ایجاد کیے۔میں صرف ان قرآن دشمن العلوم کو متعارف کروانا چاہتا ہوں جو مجوسی اور ان کے ایجنٹوں نے ایجاد کیا تھا۔

ان گپ شپ کو سمجھنے کے لیے اپنی آنکھیں اور دماغ بھی کھولیں کیونکہ میرا ماننا ہے کہ ہمارا دماغ صرف کیپ اسٹینڈ کے لیے استعمال نہیں ہوتا۔

آئیے جانتے ہیں کہ 1300 سال سے زائد عرصے سے مسلم دنیا میں کیا ہوتا رہا ہے-1

علم سوانح رجال، یہ بہت سر درد کا علم ہے، اس میں مختلف زمانوں کی مختلف مشہور شخصیات و افراد کی زندگی اور ان کے احوال سے بحث کی جاتی ہے، خاص طور سے یہ علم انبیا، خلفا، بادشاہوں، امرا، قائدین، مخلتف علوم کے ماہر علما، فقہا، ادبا، شعراء اور فلسفیوں وغیرہ کے طبقات کے جھوٹے سچے حالات سے بھرا ہوا ہے، اس علم میں خصوصا ان مشہور شخصیات کی ذاتی زندگی، ان کے نظریات اور معاشرہ اور حالات پر ان کے اثرات کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔ علم سوانح عام طور سے علم تاریخ کی ایک شاخ سمجھی جاتی ہے۔ اس علم کا چلن اور رواج خاص طور سے مسلمانوں میں ہے مسلمانوں نے سوائے قرآن کریم کے ہر قسم کے فارسی، یونانی ، مجوسی ایرانی، علوم پر زیادہ توجہ دی ہے

تبصرہ: ان جھوٹے سچے روایات میں کوئی حقیقت نہیں ہے یہ سب تاریخ ہیں اور تاریخ صرف تاریخ ہے، اگر کوئی تاریخ کو حقیقت بنا کر پروپیگنڈہ کرتا ہے تو وہ دھوکے باز اور فراڈی ہے۔

اس علم کا چلن اور رواج خاص طور سے مسلمانوں میں ہے کیونکہ ان کے پاس کوئی مثبت کام نہیں ہے۔

مسلمانوں کے پاس ضائع کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ وقت ہے۔

جرح و تعدیل کے امام یحییٰ بن معین نے دس لاکھ روایتیں لکھیں لیکن صرف 300 حوریں موصول ہوئیں۔ دیکھیں صفحہ نمبر 113، بوستان المحدثین از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

وحدثني ابو ايوب سليمان بن عبيد الله الغيلاني، حدثنا ابو عامر يعني العقدي، حدثنا رباح، عن قيس بن سعد، عن مجاهد، قال: جاء بشير العدوي إلى ابن عباس، فجعل يحدث، ويقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، فجعل ابن عباس، لا ياذن لحديثه ولا ينظر إليه.فقال: يا ابن عباس، مالي لا اراك تسمع لحديثي، احدثك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تسمع، فقال ابن عباس:" إنا كنا مرة إذا سمعنا رجلا، يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابتدرته ابصارنا، واصغينا إليه بآذاننا، فلما ركب الناس الصعب والذلول، لم ناخذ من الناس إلا ما نعرف . **صحيح مسلم**

حدیث نمبر: 21

صحیح مسلم   میں مجاہد سے روایت ہے کہ: «بشیر بن کعب عدوی سیدنا ابن عباس کے پاس آئے اور حدیث بیان کرنے لگے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے ابن عباس نے کان نہ رکھا ان کی طرف نہ دیکھا، بشیر بولے اے ابن عباس! تم کو کیا ہوا جو میری بات نہیں سنتے۔ میں حدیث بیان کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تم نہیں سنتے۔ سیدنا ابن عباس نے کہا کہ ایک وہ وقت تھا جب ہم کسی شخص سے یہ سنتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تو اسی وقت اس طرف

دیکھتے اور کان اپنے لگا دیتے۔ پھر جب لوگ بری اور اچھی راہ چلنے لگے (یعنی غلط روایتیں شروع ہو گئیں) تو ہم لوگوں نے سننا چھوڑ دیا مگر جس حدیث کو ہم پہچانتے ہیں (اور ہم کو صحیح معلوم ہوتی ہے تو اس کو سن لیتے ہیں)

تبصرہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی وفات 68 ہجری میں ہوئی، برائے مہربانی اس روایت کو غور سے پڑھیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی وفات 68 ہجری سے پہلے جعلی حدیثیں تیزی سے پھیل رہی تھیں۔

چنانچہ پیغمبر اسلام کی حدیثوں کو قبول و رد کے لیے ناقلین اور راویوں کے حالات کا یہ علم سوانح یا علم تراجم مسلسل جاری رہا، تاکہ ان اصولوں کی بنیاد پر احادیث و اخبار کو قبول و رد اور اس کی دینی حیثیت کا اعتبار و عدم اعتبار کا فیصلہ کیا جا سکے۔ لیکن یہ سب کچھ سو فیصد قابل اعتماد نہیں ہے۔

احادیث کے راویوں اور اس کے ناقلین کے احوال جاننے کی ضرورت و اہمیت پر علما و ائمہ کے بے شمار اقوال ہیں، راوی کی زندگی کے تفصیلی حالات خصوصا اس کے افعال و نظریات کا علم بھی کافی اہمیت کا حامل ہے۔ راوی کی سوانح کے بنیادی مباحث میں سے: راوی کی تاریخ پیدائش، تحصیل علم کے حالات، اس دوران میں اس کے اساتذہ احادیث اور شیوخ، ان کی کیفیات و احوال، ان سے سماعت کردہ احادیث و آثار کی تعداد، پھر اس راوی کے تلامذہ کی تعداد، اس کے شیوخ میں ضعیف اور مجہول اساتذہ، اس کے علمی اسفار کے احوال، کتنی احادیث کی سماعت کی، کب اور کن سے کی، کیسے (کتابت، حفظ، سماعت یا فقط پیش کرنا وغیرہ) کی وغیرہ؟ لوگوں میں اس راوی کی مقبولیت، اس کے پاس تلامذہ اور حاضرین کی تعداد، نیز اس کے اوہام اور یا خامیوں وغیرہ کا علم، پھر اس راوی کے اخلاق، اس کی ذاتی زندگی کی مشغولیات و پیشہ وغیرہ کا علم، کیا وہ حدیثوں کو بیان کرنے کی اجرت لیتا تھا؟ احادیث کی اجازت میں وہ سخت تھا یا تساہل برتتا تھا جیسے ضروری مباحث شامل ہوتے ہیں۔

راویوں کی سوانح سے متعلق علم کی کئی شاخیں اور گوشے ہیں، اس تعلق سے کئی اور علوم بھی پیدا ہوئے ہیں۔ اس میں سے ایک اہم علم "اسناد کا علم" ہے، اس علم میں صرف مسلمانوں نے کام کیا ہے۔ اور "اصطلاحات حدیث کا علم" ہے۔ اسی طرح "راویوں کی جرح و تعدیل کا علم" ہے۔ "علل کا علم" ہے۔ وغیرہ۔

تبصرہ: دنیا کے تمام دانشوروں کا خیال ہے کہ مسلمان علماء کے پاس ان فضول گپ شپ کے لیے غیر معمولی وقت تھا ۔

آئیے جانتے ہیں کہ 1300 سال سے زائد عرصے سے مسلم دنیا میں کیا ہوتا رہا ہے-3

نام نہاد احادیث کی بنیاد دیکھو کتنی کھوکھلی اور ضعیف ہے۔
لوگ ان جعلی احادیث کو جھوٹے خواب دکھا کر ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

خواب نامہ برائے محمد بن اسمٰعیل البخاری ولادت ۱۹۴ ہجری اور
وفات 256 ہجری میں ہوئی۔
امام بخاری کے خواب نامہ کے بارے میں شیخ الحدیث ومہتمم جامعہ فاروقیہ
مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ العالی اپنی شہرہ آفاق تالیف
"محدثین عظام اور انکی کتابوں کا تعارف" کے صفحہ نمبر 67 پر
"ایک بشارت" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ
عبداللہ الواحد بن طواویسی (عبدالواحد بن آدم) فرماتے ہیں کہ میں نے
خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رض کی
ایک جماعت کے ساتھ کھڑے ہیں، میں نے سلام کیا، آپ ص نے سلام کا
جواب دیا۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں؟
آپ ص نے فرمایا: ہم محمد بن اسمعیل بخاری کا انتظار کر رہے ہیں۔
چند دنوں بعد امام بخاری کی وفات کی اطلاع ملی تو بعینہٖ یہ
وہی وقت تھا جس وقت نبی کریم ص کی زیارت ہوئی تھی۔
(بحوالہ:۔ تہذیب الکمال جلد 24 صفحہ 467، تاریخ بغداد جلد 2 صفحہ 34،
سیر اعلام النبلاء جلد 12 صفحہ 468، و ھدی الساری صفحہ 493،
طبقات السبکی جلد 2 صفحہ 16)
اسی کتاب میں
امام بخاری کا ایک اور خواب: محمد بن سلیمان بن فارس کہتے ہیں کہ
میں نے امام بخاری سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ
میں رسول کریم ص کے سامنے کھڑا ہوں میرے ہاتھ میں پنکھا ہے جس سے میں آپ ص پر
سے مکھیاں اڑا رہا ہوں۔ تعبیر کرنے والوں نے کہا کہ تم کذب کو علاحدہ کروگے
اسی خواب کے بعد میرے دل میں احادیث صحیحہ جمع کرنے کا شوق پیدا ہوا۔
صفحہ نمبر 50،
بحوالہ: تہذیب الاسماء واللغات جلد 1 صفحہ 76، ھدی الساری صفحہ 7

آئیے جانتے ہیں کہ 1300 سال سے زائد عرصے سے مسلم دنیا میں کیا ہوتا رہا ہے-4

امام مسلم کا خواب نامہ :- صحیح مسلم کی جلد نمبر 1 میں امام مسلم
کے مختصر حالات زندگی میں جنت میں مٹرگشت کرنے کا آسان
فارمولا درج ہے صفحہ نمبر 18 ملاحظہ فرمائیں.

"- ابو حاتم رازی فرماتے ہیں کہ وفات کے بعد میں نے امام مسلم کو خواب
میں دیکھا اور حال پوچھا. انہوں نے فرمایا " خداوند تعالیٰ نے میرے
لیے جنت کے ہر مقام کو جائز و مباح کر دیا ہے میں جہاں چاہوں رہوں"

- ابو علی زرغونی فرماتے ہیں کہ کسی نے امام مسلم کو خواب میں جنت کے
اندر دیکھا اور پوچھا 'کیوں کر نجات ہوئی ؟ امام مسلم نے فرمایا
"اس جزو سے مجھ کو نجات میسر ہوئی جو میرے ہاتھ میں
ہے' یہ جزو صحیح مسلم کا تھا.

دیکھا آپ نے جنت کا حصول کتنا آسان ہے 20 سے 30 سال
انسان "پھرتا مائیوں" کی طرح مٹرگشت کرے جہاں
جہاں سے جس قسم کی گند بلا ملے اُسے یاد کرے یا لکھ لے
اور پھر عمر کے آخری سالوں میں اُس میں چھانٹی کرے اور
چھانٹی شدہ مال کو "حدیث رسولؐ" قرار دے کر
لکھ لے - بس پھر مزے لوٹے جنت کے, ساتھ میں
لوگوں کے خوابوں میں آ کر جنت کے مزے کی
داستانیں سنائے, انعام میں ملی سینکڑوں حوروں کے
معاملات سنائے اور لوگوں کے دل للچائے - #

آئیے جانتے ہیں کہ 1300 سال سے زائد عرصے سے مسلم دنیا میں کیا ہوتا
رہا ہے-5

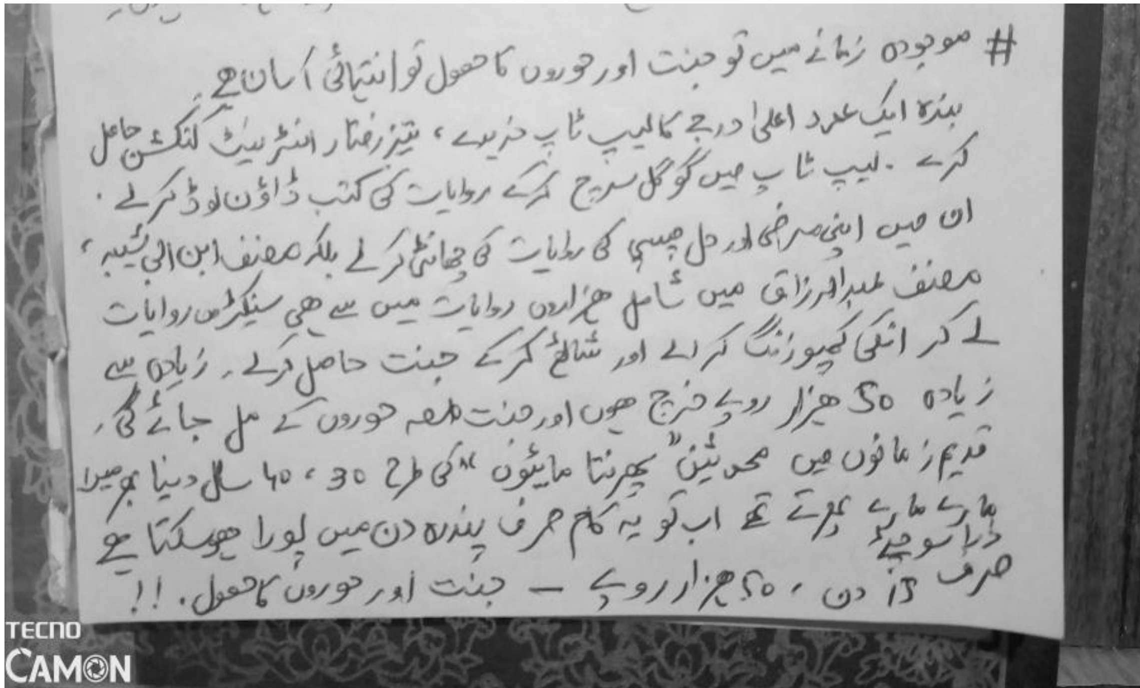
خواب نامۂ امام شافعیؒ :-

محمد بن ادریس شافعیؒ ، پیدائش رجب ۱۵۰ ہجری بمقام غزہ (فلسطین)
میں ہوئی اور وفات ۲۰۶ ہجری میں مصر میں ہوئی۔ والد کا
تعلق یمن کے ازدی قبیلہ سے تھا ۔ سات برس کی عمر میں قرآن حفظ کیا اور
(۱۵ سال کی عمر میں موطا امام مالکؒ کو حفظ کیا ہے)
امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی کریمؐ کو دیکھا ، آپؐ نے فرمایا :
اے لڑکے ! تو کس خاندان سے ہے ؟ میں نے عرض کیا : حضورؐ کے خاندان سے
فرمایا : میرے قریب آؤ ، جب میں آپؐ کے قریب گیا تو آپ نے اپنا
لعاب دہن میری زبان ، ہونٹوں پر اور منہ پر ڈال دیا اور پھر فرمایا :
جاؤ خدا تم پر برکت نازل فرمائے ۔"
امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار پھر رسول کریمؐ کو کعبۃ اللہ میں نماز پڑھاتے
دیکھا ۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو تعلیم دیتے رہے ، پھر میں
بھی آپؐ کے قریب آ بیٹھا اور عرض کیا : اے اللہ کے رسول مجھے بھی
کچھ سکھائیے ۔ آپؐ نے اپنی آستین سے میزان (ترازو) نکال کر دی
اور فرمایا : تیرے لئے میرا یہ عطیہ ہے ۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ
میں نے ایک تعبیر بتانے والے معبر سے پوچھا تو اس نے کہا کہ تم دنیا
میں رسول کریمؐ کی سنتِ مطہرہ کی نشر و اشاعت کے امام
بنو گے ۔

بحوالہ : حالات امام شافعیؒ ۔ مسند الشافعی صفحہ 23
موضوعاتی ترتیب : امام سنجر بن عبداللہ ناصری
اردو ترجمہ : حافظ فیض اللہ ناصر
ادارہ اسلامیات ، لاہور ۔ کراچی

ان کو مُرّی بھی کہتے ہیں، بغداد کے رہنے والے ہیں ۱۵۸ھ میں پیدا ہوئے، انکے والد ماجد (معین) دفتر کے عمدہ منشیوں میں تھے، انشا میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن معین کو اپنے والد کے ورثہ میں سے ایک لاکھ درہم ملے تھے اور اسی وجہ سے وہ کامل ثروت رکھتے تھے۔ انہیں ہشیم۔ ابن المبارک، معتمر بن سلیمان بن طرخان اور انکے ہمعصروں سے سماع حاصل تھا۔ امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم اور امام ابوداؤد نے ان سے استفادہ کیا ہے۔ وہ بھی گویا اس علم کے ائمہ میں سے ہیں۔ ابوزکریا تنقید روایات اور احوال رجال کی معرفت میں امام تھے، وسعت معلومات اور محفوظات پر کھنے کی کثرت میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے، خود ان سے یہ منقول ہے۔ کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں، مرنے کے بعد انھیں کسی شخص نے خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ حق تعالےٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا تو آپ نے یہ جواب دیا کہ مجھے بہت سی عطایا اور بخششیں مرحمت فرمائیں۔ منجملہ ان کے یہ ہے کہ تین سو حور عین سے میرا نکاح کر دیا ۲۳۳ھ میں بغداد سے حج کے لئے تشریف لے گئے، اول مدینہ منورہ پہنچے۔ وہاں کی زیارت سے فارغ ہو کر خانہ کعبہ کا قصد کیا۔ اول منزل میں جو نیند آئی تو ہاتف غیبی نے ندا دی کہ اے ابوزکریا ہماری ہمسائگی چھوڑ کر کہاں جاتے ہو، سمجھ گئے کہ یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک تھی جو انکو اس خلعت فاخرہ کے ساتھ مشرف کیا۔ فوراً واپس ہو کر مدینہ منورہ میں اقامت فرمائی اور تین دن بعد انتقال ہو گیا۔ ان کی سعادت ایک یہ بھی ہے کہ جس تختہ پر جناب رسالتمآبؐ کو غسل دیا گیا تھا اسی پر انہیں کو بھی غسل دیا گیا۔

یحییٰ بن معین، جراح و تعدیل کے امام



موجودہ زمانے میں تو جنت اور حوروں کا حصول تو انتہائی آسان ہے

بندہ ایک عدد اعلیٰ درجے کا لیپ ٹاپ خریدے، تیز رفتار انٹرنیٹ کنکشن حاصل کرے۔ لیپ ٹاپ میں گوگل سرچ کر کے روایات کی کتب ڈاؤن لوڈ کر لے۔ ان میں اپنی مرضی اور دل چسپی کی روایات کی چھانٹی کر لے بلکہ مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق میں شامل ہزاروں روایات میں سے ہی سینکڑوں روایات لے کر انکی کمپوزنگ کرا لے اور شائع کر کے جنت حاصل کر لے۔ زیادہ سے زیادہ 50 ہزار روپے خرچ ہوں اور جنت مع حوروں کے مل جائے گی۔ قدیم زمانوں میں محدثین "پھرتا مائیوں" کی طرح 30، 40 سال دنیا بھر میں مارے مارے پھرتے تھے اب تو یہ کام صرف پندرہ دن میں پورا ہو سکتا ہے ذرا سوچیے تو
صرف 15 دن، 50 ہزار روپے — جنت اور حوروں کا حصول۔!!

آئیے جانتے ہیں کہ 1300 سال سے زائد عرصے سے مسلم دنیا میں کیا ہوتا رہا ہے-7